رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۵ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۲۵

حضور نظام دکن اور سر ظفر اللہ خان

سُنا جاتا ہے۔ کہ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کو حضور نظام دکن نے علیگڑھ یونی ورسٹی کا چانسلر ہونے کی حیثیت سے علی گڑھ یونی ورسٹی کے کورٹ کا ممبر نامزد فرمایا ہے۔ یہ ایک معمولی۔ اور رسمی بات تھی۔ اور کسی کے لئے اس پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن ہندوؤں کو ایسا موقعہ خدا دے۔ "پرتاپ" نے جھٹ لکھدیا کہ اس مسلمان یونی ورسٹی میں سر ظفر اللہ خان قادیانی کا کیا تعلق۔ مگر چونکہ حضور نظام نے ان کا تقرر کیا ہے۔ مسلمان بولنے کی جُرأت نہ کریں گے۔ یہ چنگاری ڈال کر جاشش تو الگ کھڑے ہو گئے۔ لیکن "احسان" کے خرمنِ صبر میں اس سے آگ لگ گئی۔ اور اس نے سمجھا۔ کہ یہ بے نظیر موقعہ اپنی جُرأت ثابت کرنے کا ہے۔ اور اس نے جھٹ ایک لیڈر لکھ مارا۔ اور یہ دُور کی کوڑی لایا۔ کہ سر ظفر اللہ خان کا تقرر ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ اور سر میاں فضل حسین صاحب نے حضور نظام سے سفارش کر کے انہیں ممبر بنوایا ہے۔ ورنہ گورنمنٹ ہند کے کامرس ممبر کا وجود تو ایسا باریک اور مخفی ہے۔ کہ حضور نظام کی نظر انتخاب اس کی طرف کہاں اٹھ سکتی تھی۔

اس سازش کی تہ میں "احسان" کے ایڈیٹر کو یہ امر بھی نظر آیا ہے۔ کہ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خان صاحب کو مسلمان ثابت کیا جائے۔

سر میاں فضل حسین صاحب تو ان دنوں ان احراری بیلوں۔ اور احرار نما بیلوں کے لئے سُرخ کپڑے کا کام دے رہے ہیں۔ ہر بات جو ان کے مزاج کے مخالف ہو۔ اس میں سر میاں فضل حسین صاحب کا ہاتھ کام کرتا ہوًا ان لوگوں کو نظر آتا ہے۔ ہم سر میاں فضل حسین صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ وُہ اس بیماری اور کمزوری میں بھی ان ابطال حریت کی خواب کو پریشان کرنے میں کامیاب ہیں۔ اور ان کا نام ہر دم ان کے آرام کو برباد کرنے کے لئے ان لوگوں کے سامنے رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ میاں صاحب موصوف کو پُوری صحت دے۔ تو نہ معلوم یہ لوگ خوف و دہشت سے کس حال کو پہونچیں گے۔

احسان کے اس انکشافِ راز کے ساتھ ہم آج ایک اور راز کا بھی اظہار کئے دیتے ہیں۔ امید ہے۔ اس میں ادارۂ "احسان" کو سر میاں فضل حسین کا ہاتھ اور بھی خطرناک کام کرتا ہوا نظر آئے گا۔ اور وُہ یہ کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے کورٹ کے ممبر سر ظفر اللہ خاں تو آج ہوئے ہیں۔ اور انہیں بقول ادارۂ احسان سر میاں فضل حسین صاحب کی سازش سے حضور نظام نے مقرر کیا ہے۔ لیکن چار سال پہلے سے حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہُ اللہ تعالےٰ علی گڑھ یونیورسٹی کے کورٹ کے ممبر چلے آتے ہیں۔ اور حضور کا تقرر نامزدگی کے ذریعہ سے نہیں ہوًا۔ بلکہ کورٹ کے ممبروں کے ذریعہ سے بذریعہ انتخاب عمل میں آیا تھا۔ اگر علی گڑھ یونی ورسٹی کا ممبر ہونے سے کسی کے اسلام کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ تو یہ فیصلہ سر ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہُ اللہ تعالےٰ کے تقرر سے ہو چکا ہے۔ ممکن ہے اس وقت بھی سر میاں فضل حسین صاحب نے سرکاری طور پر سب ڈاک منگوا کر سب ممبرانِ کورٹ کی طرف سے جعلی دستخط کر دیئے ہوں۔ اس لئے اس کی تحقیق بھی علماءِ "احسان" کو کر لینی چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایک اور امر بھی قابل تحقیق ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ کے ممبر بنائے جانے سے بھی کہیں پہلے خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب احمدی مرحوم ریٹائرڈ جج اس کورٹ کے ممبر تھے۔ اس وقت ابھی سر میاں فضل حسین حکومت ہند کے ممبر بھی نہ ہوئے تھے۔ مگر ہم خیال کرتے ہیں۔ اس انتخاب میں بھی سر میاں فضل حسین کا ہاتھ ضرور ہو گا۔ وہ ایسے باکمال واقع ہوئے ہیں۔ کہ کوئی تعجب نہیں۔ اس وقت بھی کسی نہ کسی مخفی تدبیر سے انہوں نے خان بہادر صاحب کو ممبر بنوا دیا ہو۔ اور اس وقت سے اس بات کی داغ بیل ڈال دی ہو۔ کہ اس مثال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضور نظام کے ذریعہ سے سر ظفر اللہ خاں کو دس سال بعد میں سہولت سے کورٹ کا ممبر بنوا سکوں گا۔

"احسان" کو یاد رکھنا چاہیئے۔ حضور نظام احمدیت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور ان کی مملکت میں احمدی معقول عہدوں پر فائز ہیں۔ "احسان" اپنی تنگ دلی کی رُوح کو ہر شریف دل میں محسوس کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والوں میں سے بعض میں بے شک ابوجہل کی رُوح حلول کر چکی ہے۔ مگر اس مبارک تعلق کی وجہ سے باوجود خرابیٔ بسیار ایک بڑا طبقہ اختلافِ عقیدہ کے باوجود ننگِ انسانیت بننے کے لئے تیار نہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ و ۲۷ر مارچ ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
۱	غالبہ بی بی صاحبہ	قادیان
۲	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۳	صغیہ بی بی صاحبہ	"
۴	نور بی بی صاحبہ	"
۵	حسن بی بی صاحبہ	"
۶	رحمت بی بی صاحبہ	"
	تحریری بیعت	
۷	چوہدری خیر الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۸	عبدالرحمن صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۹	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے)	ضلع ہوشیارپور
۱۰	فضل بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۱۱	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے)	علاقہ خاندیس
۱۲	ایک اور صاحب	" "
۱۳	حسین خانصاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۴	فضل محمود صاحب	" پشاور
۱۵	علم الدین صاحب	" "
۱۶	رحمت علی صاحب	" منٹگمری
۱۷	غلام رسول صاحب	" "
۱۸	عبدالعزیز صاحب	" ڈھاکہ
۱۹	مسٹر اے حسین	" "

نمائندگان جماعت احمدیہ کو یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔ کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم تین نئے احمدی سلسلہ میں داخل کرے گا۔ اور احباب نے کھڑے ہو کر اس عائد کردہ ذمہ واری کو قبول کرتے ہوئے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اسے بجا لائیں گے۔ گذشتہ سال ۱۸۔ احباب نے نظارت دعوت و تبلیغ کو اطلاع دی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ۸۸ نئے احمدی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اب پھر مجلس مشاورت قریب آ رہی ہے۔ اس لئے احباب کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس عرصہ میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے نتائج سے اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

بھینی میلواں میں جلسہ

انجمن احمدیہ بھینی میلواں (علاقہ بیٹ) کا جلسہ ۲ و ۳ر ماہ اپریل ۱۹۳۶ء بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہوگا۔ گرد و نواح کی جماعتوں کو شامل جلسہ ہو کر رونق بڑھانی اور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلانِ تعطیل

۲۹ر مارچ کو چونکہ یوم التبلیغ کی وجہ سے تعطیل ہوگی۔ اس لئے یکم اپریل کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (مینیجر)

ارشاد مبارک

حضرت مولانا جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

سابق مبلغ جماعت احمدیہ لنڈن و امریکہ (قادیان)

جناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ملتانی نے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی خوشگوار راہنمائی کے واسطے عام فہم اردو زبان میں قریب اڑھائی سو صفحہ کی ایک کتاب بنام **ذوق شباب** شائع کر کے ملک کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت کار آمد اضافہ کیا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون پر کئی ایک کتابیں کوک شاستر یا دوسرے ناموں سے شائع ہو چکی ہیں۔ مگر یہ کتاب اپنے مصنف کے نام کی طرح سب سے ممتاز ہے۔ نہایت قیمتی صدری نسخے بغیر کسی بخل کے اس میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور صرف یونانی طب کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ویدک اور انگریزی طب جدید ہر لحاظ سے اس کتاب کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور اطباء و عوام ہر دو کے واسطے اسے کار آمد بنایا گیا ہے۔

دستخط محمد صادق عفی عنہ

کتاب کی قیمت رعایتی معہ محصولڈاک۔ ایک روپیہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **کتب خانہ و دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور**

کیا آپکو اس سے بڑھکر کسی تصدیق کی ضرورت ہے۔ امید ہے۔ کہ ناظرین الفضل اس کتاب کو منگا کر اس کے مطالعہ سے ضرور لطف اندوز ہونگے۔ (مینیجر کتب خانہ طب جدید لاہور)

احراری نمائندہ لال حسین اختر کی بدزبانی

قادیان ۲۷ر مارچ۔ آج بارہ بجے کی ٹرین سے مشہور بدگو احراری لال حسین اختر آیا جس نے مسجد ارائیاں میں تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار کلمات استعمال کئے۔ اس نے کہا۔ کہ مرزا غلام احمد کے دعوے نبوت کے دو مقصد تھے۔ ایک یہ کہ برطانیہ کی حکومت کو مضبوط کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کو آپس میں لڑایا جائے۔

اس افترا پردازی کے علاوہ اس نے بار بار اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ دجال۔ مرتد اور خارج از اسلام کہا۔ اسی طرح اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ اس کی ساری تقریر جو قریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ نہایت اشتعال انگیز اور دل آزار الفاظ سے پُر تھی۔ جس کی غرض سوائے فتنہ و فساد پھیلانے کے اور کچھ نہ تھی۔

درخواست ہائے دعا

بابو عبدالجلیل صاحب کلرک حمزہ کوٹ اپنے بچوں کی صحت کیلئے۔ غلام محمد صاحب عبد احمدی مبالین پنڈی بھٹیاں کی کامیابی کے لئے۔ بابو فضل الدین صاحب اوورسیر رزمک اپنے لڑکے کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ عطا محمد خاں صاحب دسوہہ اپنے دو لڑکوں کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ محمد خورشید صاحب پٹولدی مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان کیلئے دعا فرمائیں۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب بذریعہ ہوائی ڈاک

جاپان میں بغاوت کے وجوہات اور مختصر حالات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

باغیوں کی تعداد

کوبے ۵۔ مارچ۔ ٹوکیو میں جو شورش فوجی افسروں کے ایک گروہ نے حال میں کی تھی۔ اس کے متعلق سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۴۰۰۔ افسروں اور سپاہیوں نے اس میں حصہ لیا۔ جن میں بہت سے تو امپیریل باڈی گارڈ ڈویژن کی سوم پیادہ رجمنٹ کے تھے۔ کچھ اول پیادہ رجمنٹ کے اور کچھ ہفتم بھاری توپ خانہ کی رجمنٹ کے۔

بغاوت کے فرو کرنے کا انتظام

اس شورش کو فرو کرنے کے لئے کس پیمانہ پر اور کس قدر موثر ذرائع حکومت نے اختیار کئے۔ یہ اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایک تو جنگی جہازوں کے بیڑے نمبر ۱۔ اور نمبر ۲ کو خلیج ٹوکیو۔ اور خلیج اوساکا کی حفاظت پر متعین کیا گیا۔ دوسرے ٹوکیو کے آس پاس کے شہروں میں جو فوجیں مقیم تھیں۔ ان کا بڑا حصہ ٹوکیو میں لا کر اس فوجی افسر کی کمان میں دے دیا گیا۔ جس کو شورش کے دبانے اور امن کے قیام پر مامور کیا گیا تھا۔ سوم شہر کے اس حصہ میں جس میں باغی گروہ پناہ گزین تھا۔ مارشل لار کا نفاذ کر دیا گیا ہے شورش کے متعلق خبروں کے سلسلہ میں اخبارات پر پوری پوری پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ اسی طرح تار اور ٹیلیفون پر۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے لئے ٹوکیو میں ٹیلیفون پر بات کرتے وقت غیر زبانوں میں گفتگو ممنوع رہی۔

باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

یہ تدابیر اس مقصد کے حصول میں جو حکام کے مدنظر تھا۔ تمام و کمال کامیاب ثابت ہوئیں باغی فوراً ایک محلہ میں محصور ہو گئے۔ اور ان کی کارروائیوں کے متعلق افواہوں کے متعلق افواہوں کا پورا سدباب ہو گیا۔ مگر مارشل لار کے افسر کماونگ نے دانشمندانہ طور پر باغیوں پر گولہ باری شروع کرنے سے اعراض کیا۔ اور زیادہ تر کوشش اس امر کے لئے کی۔ کہ سپاہیوں پر واضح ہو جائے۔ کہ جن افسروں کی اقتدار میں انہوں نے یہ قدم اٹھایا ان کا رویہ باغیانہ ہے۔ اور یہ کہ ایسے افسروں کے احکام کی تعمیل جو ملک معظم کی نگاہوں میں باغی ہوں۔ سپاہیوں پر فرض نہیں کیونکہ یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ بہت ممکن ہے۔ شورش میں حصہ لینے والے سپاہیوں کو یہ بھی نہ معلوم ہو۔ کہ اپنے افسروں کے جن احکام کی تعمیل میں انہوں نے وزراء کے مکانوں پر حملہ کیا۔ ان کے جاری کرنے کے ان کے افسر مجاز نہ تھے۔ چنانچہ ۲۶۔ فروری کی صبح کو شورش شروع ہوئی اور ۲۹۔ فروری کو نان کمشنڈ افسروں اور سپاہیوں کے معتدبہ حصہ نے اطاعت قبول کر لی۔ اور ان سے ہتھیار لے لئے گئے۔

لفٹننٹ جنرل کاشی ای نے باغیوں پر گولہ باری کرنے سے اس لئے بھی اعراض کیا کہ شہر کے جس حصہ میں محصور ہو گئے تھے۔ وہ بعض شاہزادوں کے محلات اور غیر ملکی سفارت خانوں۔ اور بعض اہم سرکاری دفتروں کے نزدیک تھا۔

وزیر اعظم کے متعلق اعلان

۲۹۔ فروری کو گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ وزیر اعظم اوکاڈا مارے نہیں گئے۔ بلکہ زندہ ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص مارا گیا وہ ان کا ایک رشتہ دار تھا۔ جہاں پبلک میں یہ خبر بڑی خوشی سے سنی گئی۔ وہاں بعض حلقوں میں یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر اوکاڈا کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس بات پر راضی نہ ہوتے۔ کہ ان کی سلامتی کی خبر کو تین دن تک راز میں رکھ کر بلا وجہ ملک کو ان کی موت کے غم میں مبتلا کیا جائے۔

امیر البحر اور وزیر مالیات

گرانڈ چیمبرلین امیر البحر سزوکی تا حال زندہ ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ مگر تکاہاشی وزیر مالیات جانبر نہ ہو سکے۔ اور ۲۷۔ فروری کو وفات پا گئے۔ تکاہاشی جاپان کے مالی حلقوں میں بہت بڑی شخصیت کے انسان تھے۔ اور ان کی جگہ لینے کے لئے کوئی ایسا آدمی آسانی سے میسر نہیں آئے گا۔ جس پر مالی حلقوں میں اسی طرح اعتماد ہو۔ جس طرح تکاہاشی پر کیا جاتا تھا۔

نئی کابینہ کا انتخاب

اوکاڈا کی کابینہ مستعفی ہو چکی ہے۔ اور نئی کابینہ کی ساخت کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کابینہ بنانے کے سلسلہ میں جاپان کا موجودہ دستور العمل باقی تمام ملکوں سے مختلف ہے۔ ایسے موقعوں پر شاہ جاپان پرنس سائی اون جی سے جن کو جاپان میں عام طور پر Eldest Statesman کہا جاتا ہے۔ رائے طلب فرماتے ہیں۔ پرنس سائی اون جی ایک معمر بزرگ ہیں۔ جن کا حکومت میں کوئی آفیشل عہدہ نہیں۔ مگر ہر اہم معاملہ میں ان کی رائے معلوم کئے بغیر کوئی قدم نہ اٹھایا جاتا۔ کابینہ بنانے کیلئے جس شخص کی سفارش پرنس سائی اون جی کریں شاہ جاپان اس کو طلب کر کے کابینہ بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔ اس وقت پرنس سائی اون جی نے پرنس کنوئی کا نام پیش کیا تھا۔ مگر پرنس کنوئی کو جب شاہی ارشاد صادر ہوا۔ تو انہوں نے بدیں وجہ معذرت کی۔ کہ ان کی صحت اس قابل نہیں۔ کہ وہ وزیر اعظم کے فرائض ہائے کراںبار کو کما حقہٗ پورا کر سکیں۔ پرنس سائی اون جی۔ اور پرنس کنوئی شاہی خاندان سے نہیں۔ بلکہ ملکی خدمات کی وجہ سے ان کو شہزادہ کا خطاب عطا ہے۔

جس شورش کی وجہ سے یہ تمام ہلچل پیدا ہوئی وہ پوری طرح فرو ہو چکی ہے۔ اس کے لیڈروں میں سے ایک نے خودکشی کر لی۔ باقی زیر حراست کر لئے گئے ہیں۔ اور شاہی فرمان کی تعمیل میں ایک کورٹ مارشل قائم کی گئی ہے۔ جو شورش کے تمام پہلوؤں کی تحقیقات کرے گی۔

بمبئی میں احرار کی فساد قلبی کے خلاف احمدی جماعتوں کی قرار دادیں

سندھ پراونشل لیگ کراچی کی قرارداد

سندھ پراونشل لیگ کراچی کا یہ اجلاس ۱۲۔ مارچ کو بمبئی میں ایک خورد سالہ احمدی بچے کی لاش کو عام مسلمانوں کے مقبرے میں دفن نہ ہونے دینے پر احرار نے توحش اور بربریت کا جو مظاہرہ کیا۔ اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتا ہے کہ ایسے فتنہ پرداز لوگوں کا قرار واقعی انسداد کرے نیز قرار پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول گورنمنٹ آف انڈیا۔ حکومت بمبئی اور پریس کو بھیجی جائیں۔

پریذیڈنٹ

نیشنل لیگ اٹھوال کا جلسہ

مورخہ ۲۵۔ مارچ نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئی۔

ہمیں یہ جگر پاش خبر سن کر بہت ہی رنج ہوا ہے۔ کہ بمبئی میں مادر پدر آزاد احرار نے ایک معصوم احمدی بچے کی تدفین کے موقعہ پر اپنی درندگی۔ اور بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں کے ساتھ نہایت ناروا سلوک کیا۔ ہم حکومت بمبئی سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ احمدیوں کو مخالفین کے مظالم سے بچانے کے متعلق اپنا فرض ادا کرے۔

سکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال

جماعت احمدیہ مریدکے کا جلسہ

۲۶۔ مارچ جماعت احمدیہ مریدکے کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ:۔

(۱) یہ خاص اجلاس احرار کے اس کمینہ رویہ کو نفرت۔ اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو انہوں نے ایک احمدی کے فرزند کی وفات پر دکھایا۔

(۲) یہ اجلاس ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بمبئی سے پر زور الفاظ میں درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ احرار کے ظلم و ستم۔ اور کمینہ کارروائیوں کا انسداد کریں۔ تاکہ یہ فتنہ اس صوبہ میں بھی اس طرح نہ پھیل جائے جس طرح پنجاب میں پھیلا کر اس نے صوبہ کی حکومت کو پریشان کر رکھا۔ اور اس کی عدل و انصاف کی روایات پر پردہ ڈال ہوا ہے۔

خاکسار سکرٹری۔

کیا ”مجاہد“ احرار کے ایک لیڈر کی نقاب کشائی کرے گا

احرار کے ترجمان ”مجاہد“ کو جماعت احمدیہ کے خلاف جب باوجود انتہائی جدوجہد کے کوئی بات لکھنے کے لئے نہیں ملتی۔ تو وہ بلا دریغ افترا پردازی شروع کر دیتا۔ اور بالکل بے بنیاد قصے گھڑ کر شائع کرنے لگ جاتا ہے۔ چنانچہ آجکل وہ ایسا ہی کر رہا ہے۔ مثلاً اس نے لکھا ہے۔

”ایک مرزائی سے جب دریافت کیا گیا۔ کہ وہ لیڈر کون ہے۔ جس کے متعلق ۱۰ مارچ ۳۶ء کے الفضل میں مرزا محمود نے کہا ہے کہ ”ہمارے سلسلہ کا ایک شدید ترین دشمن اور احرار کا لیڈر ہے۔ مگر وہ اپنے خانگی معاملات کے لئے ایک احمدی پر اعتماد کرتا ہے۔ اور پبلک میں تو کہتا ہے کہ کسی احمدی کا مونہہ تک نہ دیکھو۔ مگر خود ایک احمدی کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کرتا“ اس پر اس مرزائی نے بیان کیا۔ کہ یہ شخص ظفر علی کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ کیا کسی پرائیویٹ مجلس میں محمود نے ظفر علی خان صاحب کا نام لے کر بتایا ہے۔ کہ وہ لیڈر یہی ہیں۔ یا قیاس سے یہ بات کہہ رہے ہیں۔ مرزا محمود کے اس کہنے سے تو ہر احراری لیڈر پر بدگمانی کی جا سکتی ہے۔ مرزائیوں کے مندرجہ بالا خیالات سے اہل اسلام اندازہ لگائیں۔ کہ وہ مولانا ظفر علی خان صاحب کے متعلق کس قدر جذبہ عناد رکھتے ہیں۔ اور ان کو ذلیل کرنے کی کیا کیا نامسعود کوشش کر رہے ہیں“

اگر یہ گفتگو فی الواقعہ کسی احمدی سے ہوئی تھی۔ تو پھر اس کا نام نہ ظاہر کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ یہی کہ نہ کسی احمدی نے یہ کہا۔ اور نہ کوئی ایسا احمدی احرار کو معلوم ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب نے نہ کبھی احرار کا لیڈر بننا پسند کیا۔ اور نہ احرار نے سوائے مطلب پرستی کے ان کی لیڈری کبھی قبول کی۔ پھر ان کو احرار لیڈر کیونکر کہا جا سکتا ہے۔

پس کوئی شخص احرار کی اس تاویل کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ حتٰے کہ ”احسان“ نے بھی اسے رد کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

”مرزا بشیر الدین محمود نے پچھلے دنوں اپنے ایک خطبہ میں کہا تھا۔ ہمارے سلسلہ کا ایک شدید ترین دشمن اور احرار کا لیڈر ہے۔ مگر وہ اپنے خانگی معاملات کے لئے ایک احمدی پر اعتماد کرتا ہے۔ اور پبلک میں تو کہتا ہے۔ کہ کسی احمدی کا مونہہ تک نہ دیکھو۔ مگر خود ایک احمدی کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کرتا“ مجاہد نے مرزا جی کا قول نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ لیڈر دراصل مولانا ظفر علی خاں ہیں۔ لیکن مولانا ظفر علی خاں احرار کے لیڈر کب سے ہو گئے۔ ہمارے خیال میں مجاہد کو اس عجیب و غریب لیڈر کی تلاش مجلس احرار کے دفتر میں ہی کرنی چاہئے“ کیا مجاہد اپنے اس لیڈر کے چہرہ سے نقاب کشائی کرے گا؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک ضروری ارشاد

سات ہفتہ تک ہر پیر کو روزہ رکھا جائے اور دعائیں کیجائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے ۲۰ مارچ کے خطبہ جمعہ میں جو گزشتہ پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ معاندین سلسلہ کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں کے دور ہونے کے لئے ۳۰ مارچ سے سات ہفتہ تک ہر پیر کے دن روزہ رکھا جائے اور دعائیں کی جائیں۔ ہر بالغ احمدی مرد و عورت کو چاہئے۔ کہ روزہ رکھے۔ اگر کوئی صاحب پیر کے دن سفر میں ہوں۔ تو بھی روزہ رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ نفلی روزہ ہے لیکن اگر کوئی معذور ہو۔ تو پیر کی بجائے جمعرات کو بھی رکھ سکتا ہے:۔

یورپ میں جنگ کے امکانات ابھی باقی ہیں

فرانس اور روس کے درمیان میثاق کی آڑ لیکر اور اسے معاہدہ لوکارنو کی شرائط کے منافی قرار دیتے ہوئے جرمنی نے جب رائن لینڈ کے غیر مصافی علاقہ میں معاہدہ لوکارنو کو پاؤں تلے روندتے ہوئے اپنے عساکر بھیج دیئے تو اس وقت فوری خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ یورپ پھر قتل و غارت شروع کر کے خرمن امن برباد کر دیگا۔ ایک طرف اگر جرمنی کیل و کانٹے سے بالکل تیار تھا۔ تو دوسری طرف فرانس نے بھی فوجی نقل و حرکت شروع کر دی تھی۔ مگر برطانیہ کی سیاسی چال نے ان متخاصم فریقوں کو جنگ کی آگ میں کودنے سے روک لیا۔ اور انہیں ترغیب دی۔ کہ باہمی افہام و تفہیم سے تصفیہ کر لیا جائے۔ چنانچہ نامہ و پیام کے بعد معاہدہ لوکارنو کے دستخط کنندگان کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے۔ مگر اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان مذاکرات کی کیفیت کسی مرحلہ پر ابھی زیادہ امید افزا نہیں ہوئی جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ فرانس جرمنی کے خلاف معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی کی قرارداد پاس کرنے پر مصر تھا۔ اور اس بات پر زور دے رہا تھا کہ جرمنی اس وقت تک کوئی تصفیہ کی صورت نکل سکے۔ غیر مصافی علاقہ سے اپنی توپیں ہٹائے ادھر جرمنی معاہدہ لوکارنو کی شرائط کو اپنے لئے ذلت آمیز قرار دیتا ہوا یہ اعلان کر رہا تھا۔ کہ وہ باہمی تعلقات کے متعلق نئی تجاویز پیش کریگا۔ چنانچہ جب حکومت برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے جرمنی کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ وہ اپنی کچھ فوج رائن لینڈ سے واپس بلالے۔ اور اس بات کا وعدہ کرے۔ کہ جتنا عرصہ معاہدہ کے متعلق گفت و شنید جاری رہے گی۔ رائن لینڈ میں قلعہ بندی نہ کرے گا۔ تو اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ جرمن گورنمنٹ رائن لینڈ پر عارضی یا مستقل حکومت کے دائرہ کو محدود کرنے کے متعلق کوئی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں اور جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر نے رائن لینڈ کے ایک شہر میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کر دیا۔ کہ سب سے پہلے جرمنی اور فرانس کا ایک سطح پر آنا ضروری ہے۔ بالآخر جرمنی نے لوکارنو کانفرنس میں شمولیت کے لئے لیگ کی دعوت کو ان دو بڑی شرائط کے ساتھ منظور کیا۔ کہ بحث مساوات کی بنیاد پر کی جائے۔ اور معاہدہ لوکارنو پر ہر ہٹلر کی تجاویز صلح کے ساتھ ساتھ غور کیا جائے۔ معاہدہ لوکارنو پر دستخط کرنے والی دول غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں۔ کہ رائن لینڈ میں جرمنی کے جارحانہ ادخال کا مسئلہ لیگ کونسل کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور فرانس اور روس کے معاہدہ کے جواز و عدم جواز کا سوال ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے سپرد کر کے اس سے فیصلہ کرایا جائے۔ ان تجاویز پر مشتمل یادداشت کا جرمنی کی طرف سے تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ لیکن رائٹر کی تازہ اطلاعات بتاتی ہیں۔ کہ اس مرحلہ پر ایک نازک اور پیچیدہ صورت پیدا ہو گئی ہے۔ فرانس نے برطانیہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ ان شرائط سے جو لنڈن میں طے ہوئیں۔ سرمو انحراف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور جرمنی کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ لوکارنو کانفرنس کی تجاویز کو یا تو منظور کرے یا انہیں ماننے سے صاف انکار کر دے ساتھ ہی یہ خبر بھی موصول ہوئی ہے۔ کہ وزیر امور خارجہ فرانس موسیو فلینڈن جرمنی کی جوابی تجاویز پر بحث و تمحیص کرنے کے لئے لنڈن نہیں آئینگے۔ گفتگو مصالحت میں یہ تعطل جو اچانک رونما ہوا ہے۔ بلاشبہ اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ صلح کے امکانات بعید تر ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ حالات پلٹا کر پھر امید افزا ہو جائیں۔ مگر قرائن سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سمجھوتہ کی صورت ناممکن ہوتی جا رہی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ جرمنی ذلت و رسوائی کے اس بدنما داغ کو جو جنگ عظیم کے بعد معاہدہ وارسائی اور معاہدہ لوکارنو کی توہین آمیز شرائط چار و ناچار قبول کرتے ہوئے اس کی قومی خودداری کی چادر پر لگ چکا ہے۔

ہر طریق سے دھونا چاہتا ہے۔ اس ذلت کی یاد ہر ہٹلر ایسے شخص کو کب چین لینے دیتی ہے۔ یہ معاہدہ ایک چرکا ہے۔ جو جرمنی کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس نے ذلت کے اس جوئے کو اتار پھینکنے کے لئے جمعیت اقوام سے علیحدگی اختیار کی۔ اور یہی جذبہ اس کے موجودہ اقدام کا محرک ہے۔ وہ اس بات پر تلا ہوا ہے۔ اور علی الاعلان یہ کہہ رہا ہے۔ کہ وہ یورپ کی دوسری طاقتوں کے برابر اور ان کے مساوی حیثیت حاصل کر کے رہے گا۔ اور جب تک اسے یہ مساویانہ حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔ وہ اپنے آپ کو بین الاقوامی ذمہ واریوں سے سبکدوش سمجھتا ہے۔ اسی لئے اس سے بین الاقوامی مواثیق کا احترام کرانے کے لئے دول یورپ کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ یا تو اس کی اس خواہش کو پورا کر کے اسے مساویانہ حقوق دیدیں۔ یا اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ گویا برطانیہ اور فرانس کے سامنے اب صرف دو راستے ہیں۔ وہ جرمنی کا مطالبہ قبول کر کے اور اسے مساویانہ حیثیت دے کر صلح و آشتی کے ساتھ اس گتھی کو سلجھا سکتے ہیں۔ لیکن یہ طریق اختیار کرنے کے لئے انہیں بلاشبہ بہت وسعت قلب سے کام لینا ہوگا۔ دوسرا راستہ جنگ کا ہے۔ جرمنی قوت بازو سے اپنا حق منوانے کے لئے نبرد آزمائی سے ہرگز دریغ نہیں کرے گا۔ اس کا جو نتیجہ برآمد ہوگا۔ وہ تو مستقبل ہی بتا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ نبرد آزمائی اسے پہلے سے بھی زیادہ جھکنی پڑے۔ مگر اس صورت میں یورپ میں جو ہولناک تباہی اور ہلاکت رونما ہوگی۔ اس سے دیگر دول کا صحیح و سلامت بچ نکلنا بھی ناممکن ہوگا۔ اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ جنگ گذشتہ محاربہ عظیمہ سے زیادہ خوفناک صورت میں انہیں مسلول و مفلوج کر دے گی۔

غرض جنگ و جدال کے بادل یورپ کے آسمان سیاست پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کس وقت شدت کے ساتھ برسنے لگ جائیں گے۔ اور پھر یورپ کے تمرد اور سرکشی کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائیں گے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

جماعت احمدیہ لیگوس کی تعلیم و تربیت اور تبلیغی جدوجہد

پبلک لیکچر اور درس

خاکسار قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدہ دیتا ہے۔ پبلک لیکچر بھی بالالتزام دیئے جاتے ہیں پہلے تو ہفتہ کی شام کو ہفتہ میں صرف ایک ہی لیکچر ہوتا تھا۔ مگر اب میں نے جماعت کو شہر کے چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ کے احباب کا فرض مقرر کیا ہے۔ کہ ہفتہ میں کم از کم ایک لیکچر وہ اپنے علاقہ میں دیں۔ جو خدا کے فضل سے باقاعدہ جاری ہیں۔ ہفتہ کی شام کو میرا لیکچر ہوتا ہے۔ جو ہفتہ کے پروگرام کو ختم کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح بجائے ایک کے اب ہم پانچ لیکچر ہر ہفتہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دیتے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کو بھی ایسا ہی کرنے کے لئے میں نے لکھا ہے۔ آج کل میں اپنے لیکچر کے واسطے غیر احمدی مساجد کے سامنے یا کسی عام یا دیگر مشہور مسلمان کے مکان کے سامنے جگہ منتخب کرتا ہوں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ وہ خود باہر آ کر لیکچر میں حصہ نہ لیں۔ مگر ہم ان کے مکانوں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں پیغام حق پہونچا دیتے ہیں۔ اس دورے کے ختم ہونے پر عیسائیوں کے متعلق بھی ایسا ہی کریں گے۔ انشاء اللہ۔

قیدیوں کو تبلیغ

جیل خانہ میں جو غیر احمدی قیدی ہیں اور جن کی تعداد ہر ہفتہ سوا سو اور ڈیڑھ سو کے درمیان ہوتی ہے۔ ان کو ہر اتوار کے روز لیکچر دینے کی اجازت ہم نے حکومت سے لے رکھی ہے۔ عام طور پر اخلاقی مضامین پر ان کو لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ مگر تبلیغ احمدیت کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ اسی طرح اس جگہ ایک گورنمنٹ سکول ہے جو ابتدائی کالج کے درجہ کا ہے۔ وہاں Denomination کے طالب علموں کے واسطے اجازت ہے۔ کہ Denominations کے علماء ان کو مذہبی تعلیم دے سکتے ہیں۔ مسلمان طلباء کے واسطے کوئی انتظام نہ تھا۔ لہذا میں نے کالج کے پرنسپل صاحب سے مل کر اس امر کا انتظام کیا ہے۔ اور میں وہاں جا کر ان کو تعلیم دیتا ہوں۔ ہر جمعرات کو ایک گھنٹہ ٹائم ٹیبل میں اس امر کے واسطے مقرر ہے۔ اس روز میں وہاں جا کر ان کو اسلام کے متعلق ضروری امور پر نوٹ لکھواتا ہوں۔ طالب علم شوق اور توجہ سے کام کرتے ہیں۔ خدا نے چاہا۔ تو یہ بھی تبلیغی رنگ میں ایک مؤثر حربہ ثابت ہوگا۔

جماعتوں کا دورہ

گزشتہ دنوں میں نے چار عالموں کو اُن مختلف مقامات میں تبلیغ کے لئے بھیجا تھا جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ اور مالی مشکلات کی وجہ سے بڑی مدت سے ہمارے کسی مشنری نے دورہ نہیں کیا تھا۔ بحمد اللہ اس دورہ کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ اور جماعتوں کا تعلق نئے سرے سے مرکز کے ساتھ تازہ اور مضبوط ہو گیا۔

آئندہ پروگرام

میری توجہ اب اس امر کی طرف ہے۔ کہ افراد کے اندر تبلیغ کی روح پیدا کروں۔ اور میں اس کے واسطے ایسی فہرستیں بنانا چاہتا ہوں۔ جن میں ان لوگوں کے نام درج کروں۔ جو روزانہ یا ہفتہ وار یا پندرہ روزہ تبلیغ کے واسطے وقت دے سکیں۔ اور پھر ایک مشنری ٹریننگ کلاس کھولنے کا بھی ارادہ ہے۔ جس میں اردو بھی پڑھایا جائے۔

سکول

ہمارا تعلیم الاسلام احمدیہ سکول اس جگہ ۱۹۲۲ء سے کھلا ہے۔ مگر انتظام کی خرابی کی وجہ سے یہ اس قابل نہیں ہو سکا۔ کہ گورنمنٹ اسے کوئی امداد دیتی۔ گزشتہ سال عاجز نے جو چند ماہ لیگوس میں گزارے تھے۔ اس عرصہ میں خاکسار نے کوشش کی اور سکول کو صحیح انتظام کے ماتحت چلایا۔ چنانچہ نومبر ۳۵ء میں میری درخواست پر انسپکٹر نے جو معائنہ کیا۔ اس کی رپورٹ نہایت حوصلہ افزا تھی۔ اور خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ اس سال ہمیں گرانٹ مل جائے گی۔ گزشتہ سال خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی سعی کو نواز کر گولڈ کوسٹ میں دو سکولوں کی سفارش گرانٹ کے واسطے کرا دی تھی۔ جو امید ہے اس ماہ میں منظور ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا مزید فضل کرے۔ اور یہاں بھی سکول کو سرکاری امداد مل جائے۔

گولڈ کوسٹ کے حالات

گولڈ کوسٹ میں جو انتظامیہ کمیٹی پانچ افراد اور برادران بن یامین و جمال صاحبان پر مشتمل میں بنا آیا ہوں۔ وہ خدا کے فضل سے خوب کام کر رہی ہے۔

نومبایعین

ایام زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۸ نفوس بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے احباب ان کی استقامت اور روحانی ترقی کے واسطے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فضل الرحمن مبلغ اسلام۔ از لیگوس)

اخبار "نقیب" کراچی کے خلاف قرار دادیں

محمود آباد فارم کے خاص اجلاس مورخہ ۲۰ مارچ میں حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس اخبار "نقیب" کراچی کی اس شرارت پر انتہائی نفرت اور رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جس کا اظہار اس نے اپنی ۹ فروری اور یکم مارچ کی اشاعتوں میں "زٹلیات" اور "مرزائے قادیانی سے" کے عنوانوں سے مضمون اور نظم لکھ کر کیا ہے۔ یہ نظم اور مضمون حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کینہ جذبات کے ماتحت لکھے گئے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے قلوب کو زخمی کرنے کا موجب ہیں۔

۲۔ یہ جلسہ صاحب بہادر کمشنر سندھ کی خدمت میں مؤدبانہ مگر پر زور استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ ان ہر دو پرچوں کو ضبط کریں۔ اور "نقیب" کے ایڈیٹر اور پبلشر

سلور جوبلی کی یادگار میں تعلیمی وظائف

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شہنشاہ معظم جارج پنجم آنجہانی کی سلور جوبلی کی یادگار میں آئندہ مالی سال سے قریباً تیس ہزار روپیہ کی مجموعی مالیت کے جوبلی وظائف مندرجہ ذیل طریقے پر دئے جائیں۔

لڑکیوں کے لئے وظائف

آخری خرچ روپیہ

ایک وظیفہ ۲۵۰ روپیہ ماہوار کا بیرون ہند جانے اور تعلیم حاصل کرنیکے لئے (اس کی میعاد تعلیمی نصاب کے مطابق دو یا تین سال ہوگی) یہ وظیفہ ہر دوسرے یا تیسرے سال دیا جائیگا۔ ۳۵۰۰

ایک وظیفہ ۲۵ روپیہ ماہوار کا گھریلو کام کی تربیت کے لئے۔ ہر سال دیا جائے گا۔ میعاد ۲ سال ۶۰۰

ایک وظیفہ ۲۵ روپیہ ماہوار کا جو مدرسین کی تربیت کے لئے ہوگا۔ یہ ہر سال دیا جائے گا۔ میعاد ۲ سال ۶۰۰

ایک وظیفہ ۲۰ روپیہ ماہوار کا جسمانی تربیت کیلئے ہر سال دیا جائیگا میعاد ۲ سال ۴۸۰

۸ ہائی سکول وظائف آٹھ آٹھ روپیہ ماہوار کے (چار ورنیکلر اور چار اینگلو ورنیکلر طلبا کے لئے) ہر سال دئے جائیں گے۔ ۲۳۰۰

۲ ہائی سکول وظائف آٹھ آٹھ روپیہ ماہوار کے پس ماندہ اقوام کے ورنیکلر طلبا کو ہر سال دیئے جائیں گے۔ میعاد ۴ سال ۷۷۰

۱ وظائف سات سات روپیہ ماہوار کے صنعتی تعلیم کے لئے جو ان پسماندہ رقبوں کی لڑکیوں کو دئے جائیں گے۔ جہاں فیس کی رعایت زراعت پیشہ اقوام کو دی جاتی ہے۔ یہ وظائف ہر سال دیئے جائیں گے۔ میعاد ۲ سال

۲ وظائف سات سات روپیہ ماہوار کے پس ماندہ رقبوں سے پس ماندہ اقوام کی لڑکیوں کو دیئے جائیں گے۔ میعاد ۲ سال۔ ۱۳۴۰

۴ وظائف (دو دو کے وظائف جن میں سے ایک زراعت پیشہ اور ایک پسماندہ اقوام کے لئے) ہر وظیفہ ۲۵ روپیہ ماہوار کا۔ دایہ گری کا کام سیکھنے کے لئے اور ۴۰۳ روپیہ کی رقم نرسوں اور دایوں کی تربیت کے لئے خرچ کی جائے گی۔ نصاب کی میعاد ایک سال ۹ ماہ یہ وظائف ہر سال دیئے جائیں گے۔ ۲۴۰۰

لڑکوں کے لئے وظائف

ایک وظیفہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار کا جاپان میں صنعتی اور ٹیکنیکل تعلیم کے لئے نصاب کی میعاد ۲ سال یہ ہر دوسرے سال دیا جائے گا۔ ۳۶۰۰

۴ وظائف پچاس پچاس روپیہ ماہوار کے دو صوبہ سے باہر اور دو صوبہ کے اندر صنعتی اور ٹیکنیکل تعلیم کے لئے نصاب کی میعاد ۲ سال یہ وظائف ہر سال دئے جائیں گے۔ ۴۸۰۰

۴ وظائف بیس بیس روپیہ ماہوار کے کارخانہ کے شاگردوں کیلئے میعاد ایک سال ۹۶۰

۲ وظائف چالیس چالیس روپیہ ماہوار کے پنجاب کی صنعتوں کے متعلق خام مال میں تحقیقات کے لئے میعاد ایک سال ۹۶۰

۴ وظائف بارہ بارہ روپیہ ماہوار کے ہر وظیفہ صنعتی مدارس میں تعلیم پانے والوں کو مل سکیگا۔ میعاد دو سال یہ وظائف ہر سال دیئے جائیں گے۔ ۱۷۳۰

۵ ہائی سکول وظائف چھ چھ روپے ماہوار کے۔ ہر ایک وظیفہ پسماندہ اقوام کے بچوں کی ہائی سکول میں تعلیم کیلئے ہوگا۔ میعاد ۲ سال یہ وظائف ہر سال دیئے جائیں گے۔ ۷۲۰

ایک وظیفہ بیس روپیہ ماہوار کا انٹرمیڈیٹ درجہ کے لئے پسماندہ اقوام کے واسطے میعاد دو سال یہ وظیفہ ہر سال دیا جائے گا۔ ۴۸۰

ایک وظیفہ بیس روپیہ ماہوار کا بی اے جماعت میں پس ماندہ اقوام کے واسطے میعاد دو سال یہ وظیفہ ہر سال دیا جائے گا۔ ۴۸۰

ایک وظیفہ ساٹھ روپیہ ماہوار کا ہندوستان میں آباد یورپین یا اینگلو انڈین جماعت کے واسطے بی۔ اے کی جماعتوں میں تعلیم کے لئے میعاد دو سال یہ وظیفہ ہر سال دیا جائے گا۔ ۱۴۴۰

ایک وظیفہ دس روپیہ ماہوار کا باغبانی میں تربیت کے لئے میعاد ایک سال یہ وظیفہ ہر سال دیا جائے گا۔ ۱۲۰

ایک وظیفہ چھاپے کے کام میں تربیت کے لئے ۱۵ روپے ماہوار کا۔ میعاد ایک سال یہ وظیفہ ہر سال دیا جائے گا۔ ۱۸۰

ایک وظیفہ چمڑے کے کام میں تربیت کے لئے ۸ روپیہ ماہوار کا۔ میعاد ایک سال۔ ۱۰۰

ایک وظیفہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار کا غیر ممالک میں پارچہ بافی کے نمونوں میں تربیت کے لئے ۱۸۰۰

میزان کل ۲۹۳۶۰

(الفضل) جہاں ہم حکومت کے اس اعلان کو قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ وہاں یہ کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ان وظائف کو مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی تقسیم عدل و انصاف کے ماتحت ہو۔ یعنی حقیقی مستحقین کو دئے جائیں۔ حکومت کے اداروں سے فائدہ اٹھانے سے اس وقت تک مسلمانوں کو جس طرح محروم رکھا گیا اور رکھا جا رہا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں خطرہ ہے۔ کہ ان وظائف کی تقسیم کے متعلق بھی ان سے انصاف نہ کیا جائے۔ حالانکہ ہر لحاظ سے وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ ہم ذمہ دار حکام سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے حق کی نگہداشت کا پورا انتظام کریں گے۔

ملتان شہر میں احرار کی ذلت و رسوائی

شیخ محمد حسین صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ملتان کے ہاں ۲۲ مارچ کی شام کو ان کی لڑکی کی شادی کی تقریب پر کھانے کا انتظام تھا۔ جس میں علاوہ جماعت احمدی احباب کے بہت سے غیر احمدی رؤسا و شرفاء سرکاری و غیر سرکاری معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر احراری نیش زنی سے کب باز رہ سکتے تھے۔ انہوں نے مطبوعہ پوسٹروں کے ذریعہ غیر احمدی طبقہ کو اس تقریب کا بائیکاٹ کرنے کی زبردست تلقین کی۔ اور بعض علماء کے دستخط بھی بطور فتویٰ حاصل کئے۔

مگر غیر احمدی شرفاء اتنی بھاری تعداد میں تشریف لائے کہ دعوت کرنے والوں کو باوجود ہر ممکن انتظام اور اہتمام کے بہت دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور نو دو خود احرار میں سے بھی کئی دعوت میں شریک ہوئے۔ اگر ضرورت پڑی تو فہرست اسم وار پیش کر دیں گے۔

خاکسار۔ عزیز محمد بلیڈر ڈیرہ غازیخان

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کیلئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ داری ان پر عاید ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنیسے ہم معذور ہوں گے:۔

سائز ½۹ تا ۱۱ سادہ ٹسر ۳؍ ۴؍ ۵؍ ۶؍
" ۸ تا ۹ " ۲؍ ۴؍ ۵؍ ۵؍
" ۸ تا ۹ ڈیزائن دار ۶؍
" ½۹ تا ۱۱ اونی ۱۲؍
" ۸ تا ۹ " ۸؍

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا

جنرل مینیجر

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت ؞

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی عگ۔ نوٹ۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

فساد خون کے نتائج سے محفوظ رہنے کیلئے استعمال کا موسم آگیا ہے ؛

ڈاکٹر رشی لیباٹری کا حیرت انگیز کرشمہ

رشی سارسپریلا یعنی جوہر عشبہ

جو کہ خون صاف کرنیکے حق میں بے حد مفید اور طلسمی اثر رکھتا ہے۔ اسکے استعمال سے جسم کی تمام بیماریاں مثلاً پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ گنٹھیا۔ وجع المفاصل۔ ناسور۔ داد۔ خنازیر وغیرہ چند یوم میں بالکل کافور ہو جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ دل کا دھڑکنا سانس پھول جانا بھوک کا کم ہونا قبض ہونا بالکل ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اندرونی غلاظتیں گندی رطوبتوں اور زہریلے مواد کو خارج کرتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک جیسے موذی امراض کے دفعیہ میں خاص اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے ہفتہ عشرہ کے استعمال سے بدن کندن ہو جاتا ہے اور چہرہ کے داغ چھائیاں کیل وغیرہ دور کرنیکے علاوہ چہرہ کی رنگت مانند گلاب نکھر آتی ہے ہندوستان کی آب و ہوا کے مطابق تیار کیا جاتا ہے خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ مردوں عورتوں اور بچوں کیلئے مفید ثابت ہوا ہے۔ عرصہ دس سال سے لوگ اسکی تعریف کر رہے ہیں باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ ڈاک خرچ فی درجن ۱۵ روپے فہرست مفت طلب کریں

تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔۔۔

درجن کے آرڈر پر ۲؍ روپیہ آٹھ آنے پر ڈاک خرچ معاف

واحد تقسیم کنندگان

فاروقی دواخانہ فاروق گنج بیرون دروازہ شیرانوالہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹیونس ۲۶ مارچ - ٹریپولی میں اطالوی حکام جبری بھرتی شروع کر رہے ہیں - مقامی عرب سرداروں کی گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں - جس سے ملک میں اٹلی کے خلاف ہیجان پھیل رہا ہے۔

اسمارہ ۲۶ مارچ - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ٹریپولی کے سینکڑوں مفرور حبشیوں نے فرانسیسی علاقہ میں پناہ لی - اطالوی طیاروں نے ان فرانسیسی علاقوں پر شدید بمباری کی جس سے سینکڑوں آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے الجیریا کی ایک فوجی چوکی پر بھی بمباری کی گئی

بمبئی ۲۶ مارچ - چونکہ سر اے ایم کے دہلوی صدر بمبئی کونسل حکومت بمبئی کے وزیر مقرر ہو گئے ہیں - اس لئے ان کی جگہ مسٹر حسین علی رحمۃ اللہ صدر کونسل منتخب ہوئے ہیں

امرتسر ۲۶ مارچ - احسان ۲۸ مارچ لکھتا ہے - گذشتہ شب مجلس اتحادِ ملت امرتسر کا جلسہ منعقد ہوا - جس میں مولوی ظفر علی خان صاحب نے شہید گنج کی تحریک کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا - میں نے احرار سے مل کر کام کرنے کے لئے بڑی کوشش کی - مگر ان کی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں پر گولیاں برسائی گئیں اور وہ خاموش رہے مولوی محمد اسحٰق مانسہروی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شہید گنج کی تحریک میں احرار نے وہ کام کیا - جو حکومت چاہتی تھی - اور جو ہندو واڈ سکھ چاہتے تھے - حکومت نے خود احرار کے اعلانوں کی تمام ہندوستان میں نشر و اشاعت کی

لاہور ۲۶ مارچ - گورنر پنجاب نے قانون تحفظ مقروضین جو پنجاب کونسل نے گذشتہ اجلاس میں پاس کیا تھا - واپس کونسل میں بھیج دیا ہے - اور اس میں چند تبدیلیوں کی سفارش کی ہے - آج لیکھوتی چین نے لڑکیوں کی لازمی تعلیم کا مسودہ قانون پیش کیا - لیکن مسودہ بغیر رائے شماری کے نامنظور ہو گیا

نئی دہلی ۲۶ مارچ - آج اسمبلی میں معاہدہ اوٹاوہ کے متعلق بحث شروع ہوئی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بلویز اینڈ کامرس ممبر نے ایک قرارداد پیش کی - کہ معاہدہ اوٹاوہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے - جو اپنی رپورٹ ایوان اسمبلی میں پیش کرے - تحریک کی تائید میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۴۰ منٹ تک تقریر کی - جس کے دوران میں آپ نے کہا کہ حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ اگر تین سال کے بعد ایوان کی رائے ہو - کہ اس معاہدہ کا نتیجہ ہندوستان کے حق میں فائدہ مند ثابت نہیں ہوا تو اس معاہدہ کی تنسیخ کا نوٹس دیدیا جائے گا - لیکن چونکہ اس معاہدہ کی تنسیخ سے ہندوستان کی تجارت پر اثر پڑے گا - اس لئے مناسب یہی ہے کہ یہ معاملہ ایک [illegible]

لاہور ۲۶ مارچ - آج مسٹر ٹیل ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت میں ڈاکٹر محمد عالم کی طرف سے دائر کردہ دیوانی مقدمہ شہید گنج کی مزید سماعت ہوئی - جس میں ایک دو اور شہادتوں کے علاوہ ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ایس پرتاپ کی شہادت قلمبند کی گئی -

روما ۲۶ مارچ - اطالیہ - آسٹریا اور ہنگری کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے - جس کی رو سے جرمنی کے خلاف تحریری کارروائی کرنے کی مخالفت کی جائے گی -

کلکتہ ۲۶ مارچ - کلکتہ کارپوریشن کے انتخابات کے سلسلہ میں آج ایک ہنگامہ بپا ہو گیا - پولیس نے مسلمانوں پر لاٹھی چارج کیا

الہ آباد ۲۶ مارچ - پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا - کہ امید ہے - مسٹر گاندھی کانگرس کے اجلاس لکھنؤ میں شریک ہونگے

کلکتہ ۲۶ مارچ - اخبار "امرت بازار پتریکا" لکھتا ہے - کہ کلکتہ کارپوریشن کے بعض مسلم کونسلروں نے جو بغیر مقابلہ منتخب ہو گئے تھے استعفے واپس لے لئے ہیں -

کراچی ۲۶ مارچ - کیماڑی بندرگاہ میں ایک کشتی الٹ جانے سے تین اشخاص ڈوب گئے

لنڈن ۲۶ مارچ - ایک فرانسیسی جہاز کے ڈوب جانے سے تیرہ افراد کے علاوہ باقی سب ڈوب گئے -

لنڈن ۲۶ مارچ - گذشتہ شب ہم کی متحدہ انجمنوں کی طرف سے لارڈ اور لیڈی لنلتھگو کے اعزاز میں الوداعی دعوت دی گئی لارڈ زیٹلینڈ وزیر ہند نے انہیں خراج تحسین ادا کیا - لارڈ لنلتھگو نے تقریر کرتے ہوئے کہا - مجھے یقین دلایا گیا ہے - کہ دارالعوام اور برطانوی رعایا کی یہ خواہش ہے کہ ہندوستانیوں کو نئے دستور اساسی میں پوری سیاسی آزادگی حاصل ہو - نیز ان کی یہ خواہش ہے کہ ہندوستان دنیا پر واضح کر دے کہ وہ برطانیہ کے زیر سایہ حکومت کو کامیاب بنانا چاہتا ہے - یہی وہ جذبہ ہے - جس کے ماتحت میں اس کام کو سرانجام دوں گا -

لاہور ۲۶ مارچ - معلوم ہوا ہے پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ نے ہندو سبھا کالج امرتسر اور ایم اے او کالج امرتسر کو ڈگری کالج بنانے کی منظوری دیدی ہے -

نئی دہلی ۲۶ مارچ - دہلی میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں جونیئر وائس پریذیڈنٹ نے ڈاکٹر ٹیگور کو ایڈریس دینے کی تجویز کو نامنظور کر دیا - متعدد ہندو اور مسلمان منتخب ممبران واک آؤٹ کر گئے -

لنڈن ۲۶ مارچ - فرانسیسی اخبارات میں ایک بیان شائع ہوا ہے - کہ فرانس کی مشرقی سرحد پر توپیں نصب کی گئی ہیں -

لنڈن ۲۶ مارچ - امریکہ کے نمائندہ مسٹر نارمن ڈیوس نے وزیر خارجہ برطانیہ کو لکھا ہے - کہ ابھی تک ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانوی جمہوریت کے درمیان کوئی بحری معاہدہ نہیں ہو گا

پیرس ۲۶ مارچ - فرانس نے شمال مشرقی مقامات کو مستحکم کرنے کے لئے جو فوجی سرگرمی شروع کر دی تھی - وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے - ہزاروں کی تعداد میں فوج بارکوں سے نکل کر زمین کے نیچے خندقوں میں بیٹھی ہوئی ہے

بڑودہ ۲۶ مارچ - بڑودہ میں آتشزدگی سے ہریجنوں کے متعدد گھر لٹنے سے بےخانماں ہو گئے -

نئی دہلی ۲۶ مارچ - صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے ایک بیان میں لکھا ہے - کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں عوام کی اقتصادی ترقی کا پروگرام مرتب کیا جائے گا کیونکہ یہ ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے

پٹنہ ۲۶ مارچ - حکومت صوبہ بہار نے اصلاح دیہات کی پانچ سالہ سکیم تیار کی ہے جسے اس روپیہ سے چلایا جائے گا - جو حکومت ہند نے اس کام کے لئے دیا ہے -

امرتسر ۲۶ مارچ - گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی - نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے چاندی دیسی ۵۰ روپے ۶ آنے ہے -

جنیوا ۲۶ مارچ - مجلس اقوام کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا - جس میں معاہدہ لوکارنو سے وابستہ ممالک کا شکریہ ادا کیا گیا - کیونکہ ان ممالک کے نمائندوں نے یورپ میں بحالی امن کے لئے زبردست جد و جہد کی ہے - رائن لینڈ پر جرمنی کی فوج کشی کی مذمت کی گئی

بمبئی ۲۶ مارچ - مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں - لیگ کی مجلس منتظمہ کا ایک اجلاس دس اپریل کو منعقد ہو گا - جس میں لیگ کے کھلے اجلاس میں پیش ہونے والی تجاویز پر غور کیا جائے گا -

برلن ۲۶ مارچ - ہر ہٹلر نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - جب کبھی جرمن حقوق کی نمائندگی کرتے ہوئے مجھے مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے - میں نے دوسری اقوام کے مطالبات کے سامنے نہ کبھی گردن خم کی ہے اور نہ آئندہ کروں گا - مزید کہا - کہ روس ہی ایسی طاقت ہے جو امن کے خلاف ہے - لیکن یاد رہے - آہنیں عزم رکھتے ہوئے میں کسی کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالوں گا -

نئی دہلی ۲۶ مارچ - یونائیٹڈ پریس کو یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا ہے - کہ کانگرس کی مجلس عاملہ نے نہ عہدے قبول کرنے اور نہ ان کے رد کرنے کے متعلق کوئی ریزولیوشن پاس کیا ہے - ۱۷ اپریل کو مجلس عاملہ کا جو اجلاس لکھنؤ میں ہو گا اس میں آئندہ طریق کار پر غور کیا جائے گا -

لنڈن ۲۶ مارچ - کل برطانیہ صوبجات متحدہ امریکہ - فرانس ہندوستان اور مستعمرات (بہ استثناء جنوبی افریقہ) اور آئرش فری سٹیٹ کے نمائندوں نے لنڈن بحری معاہدہ پر دستخط ثبت کر دیئے - اس معاہدہ کی میعاد صرف چھ سال کے لئے ہے جو ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء سے شروع ہو گی -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی